

بی ایس اسلامیات

سمسٹر 4

التفسیر

8.5
10

رول نمبر 628

نقل قاطعہ

عقیدہ ختم نبوت

ختم نبوت کا مفہوم:

عقیدہ ختم نبوت سے مراد ہے کہ نبوت

ورسالت کا جو سلسلہ حضرت آدم سے شروع

ہوا کہ حضرت عیسیٰ تک پہنچا تھا وہ حضرت محمد

پر ہوا کہ ختم ہو گیا۔ گزشتہ انبیاء میں سے کوئی

نبی ایک بستی یا شہر کی طرف کسی ملک یا علاقہ

کی طرف ہدایت کا پیغام پہنچانے کیلئے بھیجا گیا

تھا۔ کیونکہ ان کی دعوت و رسالت اس ملک یا

علاقہ تک محدود تھی مگر حضرت محمد عالمگیر

پیامبر تھے۔ آیت اللہ تعالیٰ کا پیغام محفوظ شکل

میں اس طرح ہدایت کے لئے باقی بچھوڑا گیا

کہ کسی رسول یا نبی کے آگے کی ضرورت نہیں۔

عربی میں خاتم کے معنی "پھر" کے ہیں۔ جو کسی

لفظ پر لگا کر پید کر دیا جاتا ہے۔ اسی

طرح نبوت کا سلسلہ آپؐ پر آکر ختم ہو
گیا اس لئے آپؐ خاتم النبیین کہا جاتا ہے۔
قرآن کی روشنی میں؛

”اور محمد تمہارے عہدوں میں
سے کسی کے باپ نہیں مگر وہ
اللہ کے رسول اور آخری
بہی ہیں اور اللہ ہر چیز سے
واقف ہے۔“

عمومیت اور ختم نبوت؛

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام انسانوں
کیلئے رسول بنا کر بھیجا اور قیامت تک ہر قوم اور
ہر دور کے مسلمانوں کیلئے آپؐ کی تعلیم کافی
ہے۔ ارشاد باری ہے۔

”فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں
تم سب کی طرف اللہ کا
رسول بنا کر بھیجا گیا
ہوں۔“

جامع شریعت اور ختم نبوت؛

اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر دین کو مکمل
کر دیا۔ آپؐ کی شریعت ماحل ہے اور
آپؐ کی تعلیمات، ہدایت کی مکمل ترین

شکل ہے اس لئے اب کسی دوسرے میں کی کوئی ضرورت نہیں۔

ارشاد باری ہے۔

”آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور تم ہر اپنی ٹھٹ کو پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔“

محفوظ شریعت اور ختم نبوت:

اللہ تعالیٰ نے آپ پر حائل کردہ

کتاب قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا اور یہ کتاب جو وہ سال گزرنے کے باوجود بھی محفوظ ہے کہ اس کے ایک حرف میں بھی کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ آپ کی تمام تعلیمات اپنی جگہ شکل میں محفوظ ہیں جو تمام دنیا کیلئے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

بقول شاعر:

وہی ہے صاحبِ اوزر وہی ہے موجود فردا
سی کے ہاتھ میں ہے قوموں کی تقدیر میں

اجماع امت:

تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، محدثین اور فقہاء کا اس اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ محمدؐ کے بعد کسی بھی طرح کی نبوت یا وحی کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ اس پر امت مسلمہ کا چودہ سو سالہ اجماع ہے۔

حدیث کی روشنی میں:

ارشاد نبوی ہے:

”آپؐ نے فرمایا کہ عیسیٰ اور جبریل سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بیت نبی حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ بھوڑ دی تو اس کے گرد گونے لگے اور عیش عیش کرنے لگے اور کہنے لگے یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی آپؐ فرمایا وہ اینٹ میں بہوں اور میں نبیوں کو فخر کرنے والے ہوں۔“

خطبہ حجت الوداع میں اعلان،

بنی کریمؐ نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا:

"یا ایھا الناس! انہ لا بنی بعدی ولا امة بعدکم"

ترجمہ: "لوگو! میرے بعد کوئی بنی نہیں آئے گا اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں آئے گی۔"

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مسئلہ کذاب کے خلاف جہاد کیا جو جھوٹا مدعیان نبوت تھا۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور تمام صحابہؓ اس عقیدہ کی حفاظت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ چودہ سو سال کے علماء، محدثین، مفسرین اور فقہاء کا اجماع ہے کہ فتنہ نبوت ایک غیر متبدل حقیقت ہے۔

اجماع صحابہ و امت:

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مسئلہ کذاب کے خلاف جہاد کیا جو جھوٹا مدعیان نبوت تھا۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور تمام صحابہؓ اس عقیدہ کی حفاظت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ چودہ سو سال کے علماء، محدثین، مفسرین اور فقہاء کا اجماع ہے کہ فتنہ نبوت ایک غیر متبدل حقیقت ہے۔

بقول شاعر:

”کی محمدؐ سے وفاتوں نے تو بہتیرے ہیں
یہ جہاں صیبرؓ کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اسلامی عقیدہ کی بنیاد:

عقیدہ فتنہ نبوت اسلام کی

اصل پہچان ہے۔ جو شخص بنی کریمؐ

کے بعد کسی حق الہی کو ماننا ہے۔ وہ اس کے دائرہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس عقیدہ کی حفاظت مسلمانوں کا دینی، ایمانی اور شرعی فریضہ ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

”آپ نے فرمایا حضرت علی سے کہ تم مجھ سے وہی نسبت رکھو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نہیں ہے۔“

فطرتِ قانونیہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے تو اسے فطرتاً ہی ختم کر دیا جاتا ہے۔ اسی قانونِ الہی کے تحت حضرت محمدؐ کے لئے سے پہلے کی تمام خبریں اور تعلیمات ختم کر دی گئی ہیں۔ مگر قرآن مجید اور آپؐ کی تعلیمات کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اس کی حفاظت کا دُعا اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

ارشادِ باری ہے:

”بے شک ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔“

بقول شاعر:
 ختم نبوت کا پیرہ دار، ہر مومن کا کام ہے
 یہ عشق مصطفیٰ کی بھی پہچان ہے

الرشاد نبوی ہے:

”آپؐ نے فرمایا: کہ بنی اسرائیل کی
 عبادت خود ان کے انبیاء کیا
 کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات
 ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی
 آتا تھا لیکن عیڑے بعد کوئی
 نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے
 اور بہت ہوں گے۔“